# رہنمائے حج وعمرہ

## وزیارت مسجد نبوی


تصنیف

متعدد علمائے کرام

ترجمہ

شیخ محمد لقمان سلفی

نظر ثانی

عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ



طباعت واشاعت

وزارت اسلامی امور واوقاف ودعوت وارشاد

مملکت سعودی عرب

۱۴۲۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مقدمہ

**برادرانِ حجاجِ کرام!**

**السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ**

اللہ تعالیٰ کے مہمان کی حیثیت سے دیارِ مقدس اور پاک سرزمین میں آنا مبارک ہو، ہم آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں اور ''مجلس توعیہ اسلامیہ'' کی جانب سے یہ مختصر گائڈ پیش کرتے ہیں، جس میں حج وعمرہ کی تمام ضروری باتیں آ گئی ہیں، ابتدا ہم نے کچھ نصیحت آموز باتوں سے کی ہے، جو ہم سب کے لیے مفید ہیں، اس وقت ہمارے پیش نظر اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ: ﴿وتواصوا بالحق وتواصوا بالصبر﴾ یعنی آپس میں تم لوگ ایک

دوسرے کو حق باتوں اور صبر کی نصیحت کرتے رہو۔

یعنی نیکی اور تقوی کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو اور معصیت و نافرمانی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو۔

ہماری گزارش صرف یہ ہے کہ حج شروع کرنے سے پہلے اس کتابچہ کو ضرور پڑھیں تا کہ اس فریضہ کو آپ بحسن وخوبی ادا کرسکیں۔ اس کتاب میں آپ کو بہت سے سوالات کے جوابات مل جائیں گے۔ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس حج میں بھی اس سے مستفید ہونگے اور آئندہ کے لئے بھی اسے اپنے پاس محفوظ رکھیں گے، جو مسلمان بھائی پڑھنے کی خواہش ظاہر کریں انھیں بھی پڑھنے کو دیں تا کہ اس کا فائدہ عام ہو۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ

ہم سب کے حج قبول کرے اور ہماری کوشش کا اچھا بدلہ دے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

رئیس عام ادارت بحوث علمیہ وافتاء ودعوت وارشاد

# اہم ہدایتیں

**حجاج کرام!** اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو حج بیت اللہ اور زیارت حرم کی توفیق دی۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ پاک ہماری نیکیوں کو قبول کرے اور اجر وثواب کو چند گونہ کرے۔

ہم یہ نصیحت پیش کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ ہمارے حج کو قبول کرے اور طواف وسعی کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

**نمبر ۱:** یہ بات ہمیشہ ملحوظ خاطر رہنی چاہیے کہ آپ ایک مبارک سفر پر ہجرت الی اللہ کی نیت سے نکلے ہیں، جس کی بنیاد، توحید، خلوص نیت، اللہ کی دعوت پر لبیک اور اس کی اطاعت پر ہے۔ اس سے بڑا کسی کام کا اجر نہیں، کہ حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔

**نمبر۲:** اس بات کا خیال رہے کہ شیطان آپ کے درمیان اختلاف پیدا نہ کر دے، کیونکہ وہ تو گھات میں بیٹھا ہوا دشمن ہے، اس لیے اللہ کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھیں اور جنگ وجدال اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہیں۔ رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ تم میں کا کوئی فرد اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی نہ پسند کرے جو اپنی ذات کے لئے پسند کرتا ہے۔

**نمبر۳:** اگر دینی اموراور مسائل حج میں کوئی اشکال پیش آئے تو فوراً علماء کی طرف رجوع کریں تاکہ بصیرت اور روشنی حاصل ہو۔ قرآن پاک کہتا ہے کہ ﴿فاسئلوا أهل الذكر إن كنتم لاتعلمون﴾ یعنی اگر تم نہیں جانتے ہوتو اہل علم سے پوچھ لیا کرو،

اور رسول اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ جس کے لئے اللہ بھلا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ دیتا ہے۔

**نمبر۴** : اللہ تعالیٰ نے کچھ کاموں کو ہمارے لئے فرض قرار دیا ہے اور کچھ کو مسنون و مستحب، اور جو شخص فرائض کی پابندی نہیں کرتا اس کے مسنون اعمال قبول نہیں ہوتے، بعض حجاج اس حقیقت کو بھول جاتے ہیں اور حجر اسود کو بوسہ دینے، طواف میں رمل، مقام ابراھیم کے پیچھے نماز اور زمزم کا پانی پینے کے موقعوں پر مسلمان مرد اور عورتوں کو تکلیف دیتے ہیں، حالانکہ یہ سارے کام مسنون ہیں اور مومن کو ایذا پہنچانا حرام ہے۔ پھر ہم کیوں سنت کی ادائیگی کے لئے حرام کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو تکلیف پہنچانے سے بچنا ضروری ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو ثواب اور اجر عظیم سے نوازے۔

مسئلہ کی مزید وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل باتیں لائق بیان ہیں:

**ا** : مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ حرم میں یا کسی اور جگہ عورت کے بغل میں یا اسکے پیچھے نماز ادا کرے، اگر اس سے بچنا ممکن ہے تو ایسا کرنا صحیح نہیں، البتہ عورتیں مردوں کے پیچھے نماز پڑھ سکتی ہیں۔

**ب** : حرم شریف کے دروازے اور گذرگاہیں مسلمانوں کے راستے ہیں ان میں نماز پڑھنا اور راستوں کے بند ہو جانے کا سبب بننا صحیح نہیں، چاہے جماعت ہی کیوں نہ چھوٹی جارہی ہو۔

**ج** : خانہ کعبہ کے گرد بیٹھنے، اس کے قریب نماز ادا کرنے یا حجر اسود اور مقام ابراہیم کے پاس رکنے کی وجہ سے (اور خاص کر

اژدحام کے وقت) اگر لوگوں کو طواف کرنے میں رکاوٹ پیش آتی ہے تو ایسا کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں عامۃ المسلمین کے لئے ضرر اور ایذا رسانی ہے۔

**د** : حجر اسود کو بوسہ دینا سنت ہے اور مسلمان کا احترام فرض ہے، سنت کی خاطر فرض کا ضیاع کسی طرح بھی صحیح نہیں۔ اژدحام کے وقت حجر اسود کی طرف صرف اشارہ کرنا اور تکبیر کہتے ہوئے آگے بڑھ جانا ہی کافی ہوگا۔ طواف کی جگہ سے نکلنے کے لئے صفوں کو چیرنا اور لوگوں کو دھکے دینا کسی طرح مناسب نہیں، بلکہ لوگوں کے ساتھ چلتے ہوئے آہستگی کے ساتھ نکل جانا چاہے۔

**ھ** : رکن یمانی کو بوسہ دینا مسنون نہیں، اگر اژدحام نہ ہو تو "بسم الله والله أكبر " کہہ کر اپنے دائیں ہاتھ سے صرف

چھونے پر اکتفا کرے اور اس کو بوسہ نہ دے اور اگر اس کا چھونا مشکل ہوتو اسے چھوڑ کر طواف کرتا رہے اور رکن یمانی کی طرف نہ اشارہ کرے اور نہ اس کے سامنے آ کر الله أكبـــر ہے، کیونکہ یہ نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنی مستحب ہے:

﴿ ربـنا آتنا فی الدنيا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار﴾

اور آخر میں ہم تمام حجاج کرام کو اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت کے اتباع کی نصیحت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وأطيـعوا اللّٰہ والرسول لعلكم ترحمون ﴾ ''اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم اس کی رحمت کے حقدار بنو۔''

# اسلام سے خارج کرنے والی باتیں

**برادران اسلام**: دس ایسی باتیں ہیں جن میں سے ہر ایک انسان کو اسلام سے خارج کردیتی ہے اور جن کا ارتکاب اکثر وبیشتر لوگوں سے ہوتا رہتا ہے۔

**پہلی بات**: اللہ کی عبادت میں دوسروں کو شریک بنانا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إنه من يشرك بالله فقد حرم الله عليه الجنة ومأواه النار وماللظالمين من أنصار﴾

یعنی جس نے اللہ کی عبادت میں کسی چیز کو شریک بنایا اس پر جنت حرام ہوگئی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

مردوں کو پکارنا، ان سے مدد مانگنا، نذر ونیاز کرنا اور ان کے نام

سے ذبح کرنا شرک فی العبادت میں داخل ہے۔

**دوسری بات** : جس نے اللہ اور اپنے درمیان کسی کو سفارشی بنایا، اسے پکارا اور اس سے شفاعت کی درخواست کی اور اس پر بھروسہ کیا وہ باجماع امت کافر ہو گیا۔

**تیسری بات**: جس نے مشرکوں کو کافر نہیں سمجھا، یا ان کے کفر میں شک کیا اور ان کے مذہب کو صحیح سمجھا وہ کافر ہو گیا۔

**چوتھی بات**: جس نے یہ اعتقاد رکھا کہ دوسری راہ نبی کریم ﷺ کی راہ سے اکمل وافضل ہے یا یہ کہ کسی اور کا فیصلہ آپ کے فیصلے سے بہتر ہے، جیسے وہ لوگ جو طاغوتی طاقتوں کے قوانین کو آپ ﷺ کے قانون پر فوقیت دیتے ہیں، وہ کافر ہے:

**١**- مثلاً یہ اعتقاد رکھنا کہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین

ونظامہائے حیات اسلامی شریعت سے افضل ہیں، یا یہ کہ بیسویں صدی میں اسلامی نظام کی تنفیذ ممکن نہیں، یا یہ کہ مسلمانوں کی پستی کا سبب اسلام تھا، یا یہ کہنا کہ اسلام نام ہے ان تعلیمات کا جو بندے اور اللہ کے رشتے کو واضح کرتے ہیں، زندگی کے دیگر امور میں اس کا کوئی دخل نہیں۔

**ب** : یہ کہنا کہ چور کا ہاتھ کاٹنا یا شادی شدہ زنا کار کو سنگسار کرنا عصر حاضر کے مناسب نہیں۔

**ج** : یہ اعتقاد رکھنا کہ شرعی معاملات، اللہ کے حدود یا انکے علاوہ امور میں غیر اسلامی قوانین کے مطابق فیصلہ کرنا جائز ہے، ( اگر چہ اس کا یہ اعتقاد نہ ہو کہ وہ قوانین اسلامی شریعت سے بہتر ہیں ) کیونکہ اجماع امت کے مطابق جس چیز کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے، اسے

اس نے مباح قرار دیا، اور یہ اجماع امت کا فیصلہ ہے کہ جو کوئی اللہ کے محرمات کو حلال قرار دیگا، جس کا جزو دین ہونا بدیہی امر ہے مثلاً زنا، شراب خوری، سود، اور غیر اسلامی قانون کا نفاذ وغیرہ وہ کافر ہے۔

**پانچویں بات:** جس کسی نے رسول اکرم ﷺ کی لائی ہوئی باتوں میں سے کسی بات کو مبغوض سمجھا، وہ کافر ہوگیا (چاہے وہ اس پر عمل ہی کیوں نہ کرے) کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ذلك بأنهم كرهوا ما أنزل الله فأحبط أعمالهم﴾

یعنی یہ اس لئے کہ انھوں نے اللہ کے نازل کردہ قوانین وشرائع کو برا سمجھا، تو اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔

**چھٹی بات:** جس نے اللہ کے دین کی کسی بات یا ثواب اور عقاب

کا مذاق اڑایا وہ کافر ہوگیا :

﴿ قـل أبـا لـله وآياته ورسوله كنتم تستهزء ون لاتعتذروا قد كفرتم بعد إيمانكم ﴾

یعنی اے نبی! آپ کہہ دیجئے کہ کیا تم لوگ اللہ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول کا مذاق اڑایا کرتے تھے، اب عذر لنگ نہ بیان کرو، تم لوگ تو ایمان کے بعد کافر ہو گئے۔

**ساتویں بات:** جادو، شوہر وبیوی کے درمیان نفرت پیدا کرنا، یا شیطانی وسائل کے ذریعہ انسان کے دل میں ایسی چیز کی خواہش ڈال دینا جسے فی الوقع وہ نہیں چاہتا، پس جو شخص ایسا کرے گا یا ایسی باتوں سے راضی رہے گا وہ کفر کی حدود میں داخل ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وما يعلمان من أحد حتى يقولا إنما نحن فتنة فلا تكفر ﴾
یعنی وہ دونوں کسی کو اس وقت تک نہیں سکھاتے جب تک یہ بتا نہیں دیتے کہ ہم تو (لوگوں کے لئے) صرف ایک آزمائش ہیں' اس لئے کفر کا ارتکاب نہ کرو۔

**آٹھویں بات:** مشرکوں کی تائید اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرنی، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿ومن يتولهم منكم فإنه منهم إن الله لايهدي القوم الظالمين﴾
اور جو ان کو دوست رکھے گا وہ انہی میں سے ہو جائے گا، اللہ ظلم کر نے والی قوموں کو ہدایت نہیں دیتا۔

**نویں بات:** جس کا یہ اعتقاد ہو کہ بعض لوگوں کو شریعت محمدیہ کے

حدود تجاوز کرنے کی اجازت ہوتی ہے وہ کافر ہے، قرآن کریم میں ہے:

﴿ ومن يبتغ غير الإسلام ديناً فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين﴾

یعنی جو شخص اسلام کے علاوہ اور کسی دین کو پسند کرے گا اس کا عمل قابل قبول نہ ہوگا اور آخرت میں وہ خسارہ کا مستحق ہوگا۔

**دسویں بات:** اللہ کے دین سے مکمل اعراض یا کسی ایسی بات سے اعراض جس کے بغیر صحیح اسلام کو پانا ناممکن ہو، ایسا علم اور ایسا عمل قابل قبول نہیں:

﴿ومن أظلم ممن ذكر بآيات ربه ثم أعرض عنها ، إنا من المجرمين منتقمون﴾

اور اس آدمی سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جس کو اللہ کی آیتوں کی یاددلائی جائے تو اعراض سے کام لے، ہم بے شک مجرموں سے انتقام لیں گے۔

﴿ والذين كفروا عما أنذروا معرضون ﴾

اور جن لوگ نے کفر کا ارتکاب کیا وہ لوگ دھمکیوں سے اعراض کرتے ہیں۔

اسلام سے خارج کرنے والی ان باتوں میں ازراہ مذاق، ازراہ سنجیدگی اور خوف سبھی حالتیں برابر ہیں۔ صرف وہ شخص مستثنیٰ ہے جس نے شدید حالت اکراہ ومجبوری میں ان میں سے کسی کا ارتکاب کیا ہو، ہم اللہ کے غضب اور سزا سے پناہ مانگتے ہیں۔

# حج، عمرہ اور مسجد نبوی کی زیارت

مسلمان بھائیو!

**حج کی تین قسمیں ہیں:** تمتع، قران، اور افراد۔

**حج تمتع کی تعریف:** حج کے مہینوں (شوال، ذوالقعدہ، ذوالحجہ کا پہلا عشرہ) میں عمرہ کا احرام باندھنا، عمرہ سے فراغت کے بعد انتظار کرنا، اور اسی سال آٹھویں ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ یا اس کے قریب سے حج کا احرام باندھنا۔

**حج قران کی تعریف:** حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھنا، ایسی حالت میں حاجی قربانی کے دن ہی حج اور عمرہ دونوں سے حلال ہوگا، دوسری صورت یہ ہے کہ پہلے تو عمرہ کی نیت کرے،

پھر طواف کی ابتدا کرنے سے پہلے حج کی نیت بھی کرلے۔

**حج افراد کی تعریف:** صرف حج کی نیت کرنا میقات سے یا مکہ مکرمہ سے اگر وہاں مقیم ہو، یا میقات کے حدود کے اندر کسی دوسری جگہ سے، پھر اگر اس کے پاس قربانی کا جانور ہے تو دسویں تاریخ تک حالت احرام میں باقی رہے گا، اور اگر قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا ہے تو حج کی نیت کو عمرہ میں بدل دینا جائز ہوگا، ایسی صورت میں طواف اور سعی کے بعد بال کٹوا کر حلال ہو جائے گا اس لئے کہ جن لوگوں نے صرف حج کی نیت کی اور اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لائے تھے ان کو اللہ کے رسول نے ایسا ہی حکم دیا تھا، اسی طرح اگر حج قران کی نیت کرنے والے کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے تو وہ بھی حج کی نیت کو عمرہ میں بدل دے گا۔ اور سب سے

افضل حج، حج تمتع ہے، ان کے لئے جو اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لے گئے ہوں، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام کو ایسا ہی حکم دیا اور تاکید فرمائی۔

## عمرہ کا طریقہ:

**۱۔** میقات پر پہنچنے کے بعد غسل کرو اور ممکن ہو تو خوشبو لگاؤ اور پھر احرام کے کپڑے (لنگی اور چادر) پہن لو، بہتر یہ ہے کہ دونوں کپڑے سفید ہوں، عورتیں ہر قسم کا کپڑا پہن سکتی ہیں، مگر شرط یہ ہے کہ بے پردگی اور اظہار زینت نہ ہو، پھر عمرہ کے احرام کی نیت کرو اور کہو:

( لبيك عـمرة ، لبيك اللهم لبيك، لبيك لا شريك لك لبيك، إن الحمد و النعمة لك، و الملك لا شريك لك)

مرد ان کلمات کو بآ واز بلند کہے گا اور عورتیں آہستگی کے ساتھ۔ پھر زیادہ سے زیادہ تلبیہ، ذکر الٰہی اور استغفار میں مشغول رہو، لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے رہو اور برائی سے روکتے رہو۔

**۲**- مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد خانہ کعبہ کا سات مرتبہ طواف کرو، ابتداء حجر اسود کے پاس سے تکبیر کے ذریعے ہونی چاہئے اور انتہاء بھی وہیں ہوگی، طواف کے دوران ذکر الٰہی اور مختلف قسم کی دعاؤں میں مشغول رہنا چاہئے اور بہتر یہ ہے کہ ہر شوط (چکر) کے اختتام پر یہ دعا پڑھو:

﴿ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار﴾

پھر اگر ممکن ہو تو مقام ابراھیم کے پیچھے ورنہ مسجد میں کسی دوسری جگہ

دو رکعت نماز پڑھو۔

**۳-** اس کے بعد صفا پہاڑی کی طرف جاؤ، اس پر چڑھ کر قبلہ کی طرف رخ کرو، اللہ کی تعریف بیان کرو اور دونوں ہاتھ اٹھا کر تین بار اللہ اکبر کہو اور دعا کرو، دعا کو تین مرتبہ دہرانا سنت ہے اور یہ بھی تین بار پڑھو :

( لاإلـه إلا اللّٰه وحـده لاشـريك لـه، لـه الملك وله الحمد وهـو عـلـى كـل شـيء قـدير، لا إله إلا اللّٰه وحده، أنجز وعده، ونصر عبده، وهزم الاحزاب وحده)

تین سے کم مرتبہ پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں، پھر پہاڑی سے اتر کر عمرہ کے لئے سات بار سعی کرو، ہر بار دونوں ہرے نشانوں کے درمیان تیز چلو اور اس کے پہلے اور بعد میں حسب عادت

چلو۔ مروہ پہاڑی پر بھی چڑھو، اللہ کی تعریف بیان کرو اور وہی کچھ کرو جو صفا پہاڑی پر کیا تھا، اور ممکن ہو تو تکبیر بھی کہو طواف اور سعی کے لئے کوئی ضروری مخصوص دعا نہیں ہے بلکہ جو بھی ذکر، تسبیح اور دعا یاد ہو پڑھے اور قرآن کی تلاوت کرے لیکن نبی کریم ﷺ سے ثابت اذکار اور دعاؤں کا خاص خیال رکھے۔

۴-سعی پوری ہو جانے کے بعد سر کے بال منڈوا دو یا کترو ادو، اب عمرہ پورا ہو گیا اور احرام کی وجہ سے جو چیزیں حرام ہو گئیں تھیں وہ سب حلال ہو گئیں۔

اگر نیت حج تمتع کی تھی تو قربانی کے دن ایک بکری یا اونٹ یا گائے کے ساتویں حصہ کی قربانی واجب ہوگی، اگر کسی کو میسر نہیں تو دس روزے رکھنے ہونگے، تین دن حج کے دنوں میں اور سات

دن وطن واپسی کے بعد، بہتر یہ ہے کہ عرفہ کے دن سے پہلے ہی تینوں روزے رکھ لئے جائیں۔

## حج کا بیان

۱- اگرتم نے حج افراد یا حج قران کی نیت کی ہے تو حج کی نیت اس میقات (احرام باندھنے کی جگہ) کے پاس سے کرو جہاں سے تمہارا گذر ہو، اور اگر تمہاری جگہ حدود میقات کے اندر ہو تو اپنی جگہ سے نیت کرو، اور اگر نیت حج تمتع کی تھی تو آٹھویں ذی الحجہ کو اپنی جائے قیام سے ہی نیت کرو۔ ہو سکے تو غسل کرو اور خوشبو لگاؤ اور احرام کے کپڑے پہن لو پھر کہو :

(لبيك حــجــا ، لبيك الــلهــم لبيك، لبيك لاشـريك لك لبيك، إن الحمد والنعمة لك والملك، لاشريك لك)

۲- پھر منیٰ کے لئے روانہ ہوجاؤ، وہاں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھو، چار رکعت والی نمازیں دو رکعت ان کے وقتوں میں بغیر جمع کئے ہوئے پڑھو۔

۳- نویں تاریخ کو طلوع آفتاب کے بعد پرسکون انداز میں عرفات کے لئے روانہ ہوجاؤ، دوسرے حاجیوں کو ایذا نہ پہنچاؤ، وہاں ظہر کے وقت ظہر اور عصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کرو، پھر حدود عرفات میں داخل ہوجانے کا یقین کرلو اور نبی کریم ﷺ کی پیروی میں قبلہ رخ ہوکر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر زیادہ سے زیادہ ذکر و دعا میں مشغول ہوجاؤ۔ میدان

عرفہ پورا کا پورا مقام وقوف ہے،غروب آفتاب تک حدود عرفات میں ہی باقی رہنا چاہیئے۔

۴- غروب آفتاب کے بعد لبیک لبیک پکارتے ہوئے پورے سکون اوراطمینان کے ساتھ مزدلفہ کی طرف روانہ ہوجاؤ اوراپنے مسلمان بھائیوں کوتکلیف نہ پہنچاؤ، مزدلفہ پہنچتے ہی مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ قصرادا کرو اس کے بعد وہیں رہو، یہاں تک کہ فجر کی نماز پڑھو اورصبح کا اجالا اچھی طرح پھیل جائے، نماز فجر کے بعد نبی کریم ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے قبلہ رخ ہوکر دونوں ہاتھوں کواٹھا کرخوب ذکر ودعا کرو۔

۵ -طلوع آفتاب سے پہلے لبیک کہتے ہوئے منیٰ کی طرف روانہ ہوجاؤ،اگرکوئی عذر ہو،جیسے کہ عورتیں یا کمزورلوگ ساتھ ہوں،

تو آدھی رات کے بعد منیٰ کے لئے روانہ ہو سکتے ہو، اپنے ساتھ صرف سات کنکریاں لے لو تا کہ جمرہ عقبہ کی رمی کر سکو، باقی کنکریاں منیٰ ہی سے چن لو۔ عید کے دن جمرہ عقبہ کی رمی کرنے کے واسطے بھی کنکریاں منیٰ سے لے سکتے ہیں۔

**۶- منیٰ پہنچنے کے بعد مندرجہ ذیل کام کرو:**

**ا** - جمرہ عقبہ کی رمی کرو جو مکہ کے قریب ہے، سات کنکریاں یکے بعد دیگرے مارو اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہو۔

**ب** - اگر تمہارے اوپر قربانی واجب ہو تو قربانی کرو، اس کا گوشت کھاؤ اور غریبوں کو کھلاؤ۔

**ج** - سر کے بال منڈواؤ یا کترواؤ، منڈوانا افضل ہے، عورت کے لئے انگلی کے ایک پور کے برابر بال کاٹ لینا کافی ہوگا۔

یہ سب کام اسی ترتیب سے کرنا زیادہ بہتر ہے، لیکن اگر تقدیم وتاخیر ہوجائے تو کوئی حرج نہیں۔جمرہ عقبہ کی رمی اور سر کے بال منڈوانے یا چھوٹا کروانے کے بعد احرام کی بندش ختم ہوگئی اب کپڑے پہن سکتے ہو اور عورت کے علاوہ ساری چیزیں حلال ہوگئیں۔

۷- اب مکہ جاؤ اور طواف افاضہ کرو، اگر حج تمتع کی نیت تھی تو طواف افاضہ کے بعد سعی بھی کرو، اسی طرح اگر حج قران یا افراد کی نیت تھی اور طواف قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی تھی تو طواف افاضہ کے بعد سعی بھی کرو اور اس کے بعد عورت بھی حلال ہوجائے گی۔

طواف افاضہ ایام منیٰ میں رمی جمار کے بعد مکہ واپسی کے بعد بھی کیا جاسکتا ہے۔

۸- قربانی کے دن طواف افاضہ کرنے کے بعد منیٰ واپس جاؤ اور گیارہ، بارہ اور تیرہ کی راتیں وہیں گزارو، اگر کوئی صرف دو راتیں ہی وہاں گزار کر واپس آجائے تو بھی جائز ہے۔

۹- ان دونوں یا تینوں دنوں میں زوال کے بعد تینوں جمرات کو کنکریاں مارو، ابتداء پہلے جمرہ سے کرو جو مکہ سے باقی دونوں کی بہ نسبت زیادہ دور ہے، پھر دوسرے کو اور پھر جمرہ عقبہ کو، ہر ایک کو سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہو۔

اگر منیٰ میں صرف دو ہی دن رہنا چاہو تو دوسرے دن غروب آفتاب سے قبل ہی وہاں سے نکل جاؤ، اگر آفتاب منیٰ میں ہی غروب ہو گیا تو تیسرے دن بھی قیام کرو اور کنکریاں مارو، بہرحال افضل یہی ہے کہ تیسری رات بھی منیٰ میں گذاری جائے۔ بیمار اور

کمزور آدمی کے لئے جائز ہے کہ کنکریاں مارنے کے لئے کسی کو اپنا نائب بنادے، اور نائب کے لئے یہ جائز ہے کہ پہلے اپنی طرف سے پھر نائب بنانے والے کی طرف سے ایک ہی بار میں کنکریاں مارے۔

۱۰- حج پورا ہوجانے کے بعد جب اپنے ملک کو واپس جانا چاہو تو طواف وداع کرو، صرف حیض اور نفاس والی عورت اس سے مستثنیٰ ہے۔

# محرم کے لئے ضروری باتیں

حج اور عمرہ کا احرام باندھنے والوں کے لئے مندرجہ ذیل باتیں ضروری ہیں:

۱ - اللہ تعالیٰ نے جن اعمال کو فرض قرار دیا ہے ان کا التزام کرے، مثال کے طور پر پنجوقتہ نماز باجماعت ادا کرے۔

۲- جن کاموں سے اللہ تعالی نے روکا ہے ان سے دور رہے، بدکلامی فحش باتیں، فسق وفجور، جنگ وجدال اور دیگر نافرمانی کے تمام کاموں سے بچتا رہے۔

۳- اپنے قول وعمل کے ذریعے مسلمانوں کو ایذاء نہ پہنچائے۔

۴- احرام کی وجہ سے ممنوع کاموں سے بچے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :

**ا** - بال نہ کاٹے، ناخن نہ تراشے، اگراز خود کوئی بال گر جاتا ہے یا ناخن الگ ہوجاتا ہے تو کوئی بات نہیں۔

**ب** - اپنے جسم، کپڑے اور کھانے پینے کی چیزوں میں خوشبو نہ استعمال کرے۔ احرام کی نیت کرنے سے قبل جو خوشبو استعمال کیا تھا، اگراس کا کوئی اثر باقی رہ گیا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

**ج** -کسی شکار کے جانور کو نہ مارے اور نہ بدکائے اور نہ ہی دوسروں کی اس کام میں مدد کرے۔

**د** - کوئی محرم یا غیر محرم حدود حرم کے اندر کسی درخت کو نہ کاٹے اور نہ ہی کوئی ہرا پودا اکھاڑے اور نہ ہی کوئی گری پڑی چیز اٹھائے (ہاں اگر قصد اس چیز کے بارے میں اعلان کرنا ہو تو پھر اٹھانا جائز ہوگا) اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان

ساری باتوں سے منع فرمایا ہے۔

ہ - عورتوں کو شادی کا پیغام نہ دے، نہ اپنے یا کسی دوسرے کے عقد نکاح کا سبب بنے اور جب تک احرام میں ہو شہوت کے ساتھ عورت سے مباشرت اور ہم بستری نہ کرے۔

**ممنوعات احرام جو مردوں کے ساتھ خاص ہیں:**

ا - کسی چپکنے والی چیز سے اپنا سر نہ ڈھانکے، چھتری یا گاڑی کی چھت کے ذریعے سایہ حاصل کرنے اور سر پر سامان اٹھانے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ب - قمیض یا کوئی دوسرا سلا ہوا کپڑا پورے جسم یا جزو جسم کے لئے استعمال نہ کرے، ٹوپی، عمامہ، پائجامہ، اور موزے بھی استعمال نہ کرے، اگر کسی کو لنگی میسر نہ آئے تو پائجامہ، اور جوتے نہ ہوں تو

موزے پہن سکتا ہے۔ عورت کیلئے احرام کے وقت دونوں ہاتھوں میں دستانے پہننا یا نقاب یا برقعہ کے ذریعے اپنے چہرے کو چھپانا ممنوع ہے، اگر اجنبی مردوں کا سامنا ہو رہا ہے تو پھر چہرہ کو اوڑھنی یا کسی اور چیز سے چھپانا واجب ہوگا ویسے ہی جیسے غیر حالت احرام میں واجب ہے، اگر محرم بھول کر جہالت میں سلا ہوا کپڑا پہن لیتا ہے یا اپنے سر کو ڈھانک لیتا ہے یا خوشبو استعمال کر لیتا ہے یا اپنا کوئی بال کاٹ لیتا ہے یا اپنے ناخن تراش لیتا ہے تو کوئی جرمانہ نہیں، البتہ جیسے ہی یاد آئے یا حکم جان لے تو اس کا ازالہ کرے۔

کپڑے بدلنا اور صاف کرنا، سر اور جسم کو دھونا جائز ہے، اگر اس صورت میں بغیر قصد کوئی بال گر جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں، اسی طرح اگر محرم کو کوئی زخم پہنچ جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔

# زیارت مسجد نبوی

۱ -مسجد نبوی کی زیارت اوراس میں نماز پڑھنے کی نیت سے مدینہ منورہ کا سفر مسنون ہے،اس لئے کہ اس کی ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ تمام مساجد کی ہزار نمازوں سے افضل ہے،جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کاارشادگرامی ہے۔

۲ -مسجد نبوی کی زیارت کے لئے احرام اور تلبیہ کی ضرورت نہیں، اورنہ ہی حج اوراس کے درمیان کوئی لازمی تعلق ہے۔

۳ -مسجد نبوی میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں بڑھاؤ اور بسم اللہ کہواور درود پڑھواوراللہ سے دعا کروکہ وہ تمہارے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دےاور یہ دعا پڑھو:

( أعوذ بالله العظيم ووجهه الكريم وسلطانه القديم من

الشيطان الرجيم، اللهم افتح لی أبواب رحمتك﴾
دوسری مسجدوں میں داخل ہوتے وقت بھی یہی دعا پڑھنی چاہیے۔
۴- مسجد میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھو، اگر روضہ میں جگہ مل جائے تو بہتر ہے، ورنہ پھر مسجد میں کسی بھی جگہ پڑھ لے۔
۵- اس کے بعد نبی کریم ﷺ کی قبر کی طرف رخ کرکے کھڑے ہوجاؤ، پھرادب کے ساتھ دھیمی آواز سے کہو :

(السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته)

اور درود پڑھو، یہ دعاء بھی پڑھی جاسکتی ہے :
(اللهم آته الوسيلة والفضيلة وابعثه المقام المحمود

الذی وعدته ، اللھم أجزه عن أمته أفضل الجزاء )

پھر تھوڑا دائیں طرف بڑھ کر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے کھڑے ہو جاؤ، سلام کرو اور ان کے لئے مغفرت ورحمت کی دعا کرو۔ اس کے بعد کچھ اور دائیں طرف بڑھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبر کے سامنے کھڑے ہو، سلام کرو اور ان کے لئے دعا کرو۔

٦ - وضو کر کے مسجد قبا جانا اور اس میں نماز پڑھنی سنت ہے، نبی کریم ﷺ نے خود ایسا کیا اور دوسروں کو اس کی ترغیب دلائی۔

٧- اہل بقیع ،حضرت عثمان' شہدائے احد اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنھم کی قبروں کی زیارت بھی مسنون ہے، ان کو سلام کرو اور ان کے لئے دعا کرو، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ ان کی زیارت کرتے

اوران کے لئے دعا فرماتے تھے، اورصحابہ کرام کو سکھلاتے تھے کہ جب قبروں کی زیارت کرو تو یہ کہو:

( السلام عليكم أهل الديار من المؤمنين والمسلمين، وإنا إن شاء الله بكم لاحقون، نسأل الله لنا ولكم العافية) (مسلم)

مدینہ منورہ میں کوئی دوسری جگہ یا مسجد نہیں جس کی زیارت مشروع ہو، اس لئے اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈالو اور نہ ہی کوئی ایسا کام کرو جس کا کوئی اجر نہ ملے بلکہ الٹا گناہ کا خطرہ ہے۔

# غلطیاں جن کا ارتکاب بعض حجاج کرتے ہیں

## احرام کی غلطیاں:

بغیر احرام باندھے میقات سے آگے گذر جائے یہاں تک کہ جدہ یا حدود میقات کے اندر کسی اور جگہ پہنچ جائے اور وہاں سے احرام باندھے، یہ رسول اکرم ﷺ کے حکم کے خلاف ہے، ہر حاجی کو میقات سے احرام باندھ لینا چاہئے اور جو کوئی حدود میقات سے تجاوز کر جائے اسے واپس جا کر یا تو میقات سے احرام باندھنا چاہئے یا ایک فدیہ دے جسے مکہ مکرمہ میں ذبح کرے اور سارا کا سارا فقراء کو کھلا دے، چاہے وہ کسی بھی راستے سے آیا ہو۔ اگر میقات کی پانچ مشہور جگہوں میں سے کسی جگہ سے بھی گذر نہ ہو تو

جس میقات کا سامنا پہلے ہو وہاں سے احرام باندھ لے۔

## طواف کی غلطیاں:

۱- حجراسود سے پہلے ہی طواف شروع کردے، حالانکہ واجب یہ ہے کہ طواف کی ابتدا حجراسود کے پاس سے ہو۔

۲- حجر اسماعیل کے اندر سے طواف کرے، ایسی صورت میں اس نے پورے خانہ کعبہ کا طواف نہیں کیا، اس لئے کہ حجر کعبہ کا ایک حصہ ہے، اس طرح اس کا طواف باطل ہو جائے گا۔

۳- طواف کے ساتوں چکروں میں تیز چلنا، جبکہ ایسا کرنا طواف قدوم کے صرف تین ابتدائی چکروں کے ساتھ خاص ہے۔

۴- حجراسود کو بوسہ دینے کے لئے شدت کے ساتھ مزاحمت کرنا۔ کبھی کبھی مار پیٹ اور گالی گلوچ کی نوبت آ جاتی ہے، ایسا کرنا

ہرگز صحیح نہیں، طواف کے صحیح ہونے کے لئے حجر اسود کو بوسہ دینا ہرگز ضروری نہیں، بلکہ دور سے صرف اس کی طرف اشارہ کرنا اور اللہ اکبر کہنا کافی ہوگا۔

۵- حجر اسود کو برکت کی نیت سے چھونا بدعت ہے، شریعت میں اس کی کوئی دلیل نہیں، سنت صرف اس کا استلام اور بوسہ دینا ہے۔

۶- خانہ کعبہ کے تمام گوشوں کا استلام، اور بسا اوقات اس کی تمام دیواروں کا استلام اور چھونا، نبی کریم ﷺ نے حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ خانہ کعبہ کے کسی بھی جز کا استلام نہیں کیا۔

۷- طواف کے ہر چکر کے لئے الگ الگ دعا مخصوص کرنا، یہ بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں، صرف اتنا ثابت ہے کہ آپ جب حجر اسود کے پاس آتے تو تکبیر کہتے، اور حجر اسود اور رکن

یمانی کے درمیان ہر چکر کے آخر میں یہ دعا پڑھتے:

﴿ ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار﴾

۸- بعض طواف کرنے والے اور طواف کرانے والے حالت طواف میں اپنی آوازیں اتنی بلند کرتے ہیں کہ دوسرے طواف کرنے والوں کو تشویش ہوتی ہے۔

۹- مقام ابراھیم کے پاس نماز پڑھنے کے لئے مزاحمت کرنی خلاف سنت ہے، اوراس سے طواف کرنے والوں کو اذیت پہنچتی ہے۔ مسجد میں کسی جگہ بھی طواف کی دو رکعتیں پڑھ لینی کافی ہونگی۔

## سعی کی غلطیاں:

۱- بعض لوگ صفا اورمروہ پر پہنچ کر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے

تکبیر کہتے وقت اپنے ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کرتے ہیں جیسے نماز کے لئے تکبیر کہہ رہے ہوں، اس طرح اشارہ کرنا صحیح نہیں، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو صرف دعا کے لئے اٹھاتے تھے، صحیح یہ ہے کہ الحمد للہ کہے، تکبیر کہے اور قبلہ رخ ہوکر جو دعا چاہے کرے اور بہتر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے صفا ومروہ پر جو ذکر ثابت ہے اسے دہرائے۔ (اس کا بیان اوپر آ چکا ہے)

۲- بعض لوگ سعی کے درمیان پورا وقت دوڑتے رہتے ہیں، حالانکہ سنت یہ ہے کہ صرف دونوں ہرے نشانوں کے درمیان دوڑے اور باقی وقت چلتا رہے۔

## میدان عرفات کی غلطیاں:

۱- بعض حجاج حدود عرفات کے باہر ہی پڑاؤ ڈال دیتے ہیں، اور غروب آفتاب تک وہیں رہتے ہیں، اور وقوف عرفات کے بغیر ہی مزدلفہ لوٹ آتے ہیں، یہ بہت بڑی غلطی ہے، اس سے حج فوت ہوجاتا ہے، اس لئے کہ حج وقوف عرفہ کا نام ہے۔ حاجی کے لئے ضروری ہے کہ حدود عرفات کے اندر رہے، اگر اژدحام کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے ایسا ممکن نہ ہوتو غروب آفتاب سے قبل داخل ہو اور غروب تک ٹھہرا رہے۔ حدود عرفات میں رات کے وقت بھی داخل ہونا کافی ہوگا اور خاص کر قربانی کی رات میں۔

۲ - بعض حاجی غروب آفتاب سے قبل ہی عرفات سے لوٹ جاتے ہیں، ایسا کرنا صحیح نہیں، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ عرفات

میں اسوقت تک ٹھہرے رہے جب تک آفتاب پورے طور سے غروب نہ ہوگیا۔

۳- بعض لوگ جبل رحمت کی چوٹی تک پہنچنے کے لئے اژدحام اور دوسروں کی ایذا رسانی کا سبب بنتے ہیں، پورے میدان عرفہ میں کسی جگہ بھی وقوف صحیح ہے اور پہاڑ پر چڑھنا مشروع نہیں، اور نہ ہی وہاں نماز پڑھنا صحیح ہے۔

۴- بعض لوگ دعا کرتے وقت جبل رحمت کی طرف رخ کرتے ہیں، حالانکہ سنت قبلہ کی طرف رخ کرنا ہے۔

۵ - بعض لوگ عرفہ کے دن مخصوص جگہوں میں مٹی اور کنکریوں کا ڈھیر بناتے ہیں، ایسا کرنا خلاف شرع ہے۔

## مزدلفہ کی غلطیاں:

کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں کہ مزدلفہ پہنچتے ہی مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنے سے قبل کنکریاں چننا شروع کر دیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ کنکریاں مزدلفہ سے ہی ہونی چاہئے، حالانکہ صحیح مسئلہ یہ ہے کہ کنکریاں حدود حرم میں کہیں سے بھی لی جا سکتی ہیں۔ بلکہ ثابت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے لئے جمرہ عقبہ کی کنکریاں مزدلفہ سے چننے کا حکم نہیں دیا تھا بلکہ صبح کو مزدلفہ سے واپسی کے بعد منیٰ سے چنی گئی تھیں، اسی طرح باقی دنوں کی کنکریاں بھی منیٰ سے لی گئی تھیں۔ کچھ لوگ کنکریوں کو پانی سے دھوتے ہیں، یہ عمل بھی غیر مشروع ہے۔

## رمی (کنکری مارنے) کی غلطیاں:

۱- بعض لوگ کنکری مارتے وقت یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ شیطان کو مار رہے ہیں، اسی لئے ان شیاطین کے خلاف غصہ کا اظہار کرتے ہیں اور گالیاں بھی دیتے ہیں، حالانکہ رمی جمار کی مشروعیت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی یاد ہے۔

۲- رمی جمار کے لئے بڑے پتھر، جوتے یا لکڑی کا استعمال دین میں غلو اور زیادتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے غلو سے منع فرمایا ہے، مشروع بات یہ ہے کہ چھوٹی کنکریاں استعمال کی جائیں جو بکری کی مینگنی سے مشابہ ہوں۔

۳- کنکریاں مارتے وقت دھکم پیل اور مار دھاڑ کرنا خلاف شرع بات ہے، کوشش یہ ہونی چاہئے کہ بغیر کسی کو ایذا پہنچائے

ہوئے کنکریاں مارے۔

۴- تمام کنکریاں بیک مشت ماردینا صحیح نہیں، علماء کا فتویٰ ہے کہ ایسی صورت میں صرف ایک کنکری شمار ہوگی، اس لئے کہ شریعت کا حکم یہ ہے کہ کنکریاں ایک ایک کرکے ماری جائیں، اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہی جائے۔

۵- قدرت رکھتے ہوئے مشقت اور اژدحام سے بچنے کے لئے کنکری مارنے کے لئے کسی دوسرے کو نائب بنانا صحیح نہیں۔

نیابت بیماری یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے صرف قدرت نہ رکھنے کی صورت میں جائز ہے۔

## طواف وداع کی غلطیاں:

۱- بعض لوگ بارھویں یا تیرھویں تاریخ کو کنکریاں مارنے سے

قبل منیٰ سے مکہ آتے ہیں، طواف وداع کرتے ہیں پھر منیٰ جا کر کنکریاں مارتے ہیں اور وہیں سے اپنے شہر یا ملک کی طرف واپس ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں آخری کام رمی جمار ہوتا ہے نہ کہ طواف کعبہ، جبکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''مکہ مکرمہ سے روانگی سے قبل آخری کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیئے،، اس لئے طواف وداع حج کے کاموں سے فراغت اور سفر سے پہلے ہونا چاہیئے، اس کے بعد مکہ مکرمہ میں دیر تک نہ ٹھہرنا چاہیئے۔

۲- بعض لوگ طواف وداع کے بعد مسجد حرام سے الٹے پاؤں نکلتے ہیں اور رخ کعبہ کی طرف ہوتا ہے، وہ سمجھتے ہیں کہ اس میں خانہ کعبہ کی تعظیم ہے، حالانکہ یہ سراسر بدعت ہے، دین میں اس

کی کوئی حقیقت نہیں۔

۳- کچھ لوگ طواف وداع کے بعد مسجد حرام کے دروازے پر پہنچ کر خانہ کعبہ کی طرف رخ کرکے خوب دعائیں کرتے ہیں جیسے کہ خانہ کعبہ کو رخصت کررہے ہوں، یہ بھی بدعت ہے، اس کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

# زیارت مسجد نبوی کی غلطیاں

۱- بعض لوگ زیارت قبر رسول اللہ ﷺ کے وقت دیواروں اور لوہے کی سلاخوں پر ہاتھ پھیرتے ہیں، کھڑکیوں میں برکت حاصل کرنے کی نیت سے دھاگے وغیرہ باندھتے ہیں، حالانکہ برکت ان کاموں سے حاصل ہوتی ہے جنھیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مشروع قرار دیا ہے، خرافات اور بدعتوں سے برکت نہیں حاصل ہوسکتی۔

۲- جبل احد کے غار اور مکہ مکرمہ میں غار ثور اور غار حرا کی زیارت کے لئے جانا، وہاں دھاگے وغیرہ باندھنا اور غیر مشروع دعائیں کرنی اور ان سب کاموں کے لئے تکلیفیں اٹھانی، یہ سارے کام بدعت کے ہیں، اور شریعت میں ان کی کوئی اصلیت

نہیں۔

۳ - بعض جگہوں کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا تعلق رسول اکرم ﷺ سے رہا ہے، جیسے کہ اونٹنی کے بیٹھنے کی جگہ، انگوٹھی والا کنواں، حضرت عثمان کا کنواں، ان جگہوں کی زیارت کرنی اور برکت کے لئے یہاں کی مٹی لینی بدعت ہے، اس کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

۴- جنت البقیع اور شہدائے احد کی قبروں کی زیارت کے وقت مردوں کو پکارنا، قبروں سے تقرب اور قبر والوں کی برکت حاصل کرنے کے لئے وہاں پیسے ڈالنا، یہ سب بڑی خطرناک غلطیاں ہیں، بلکہ شرک اکبر ہے، جیسا کہ علماء نے لکھا ہے۔ اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اس کے واضح دلائل موجود ہیں، اس لئے

کہ عبادت صرف اللہ کے لئے خاص ہے، عبادت کی کوئی بھی قسم غیر اللہ کے لئے جائز نہیں، جیسے دعاء، قربانی، نذر و نیاز وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ: **"ان کو اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ صرف اللہ کی عبادت کریں۔"** یہ بھی فرمان ہے کہ: **"مسجدیں صرف اللہ کے لئے ہیں اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو۔"**

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے حالات کو سدھار دے، ان کو دین کی سمجھ دے اور ہم سب کو فتنوں سے محفوظ رکھے، وہی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

## مختصر رہنمائے حج عمرہ وزیارت مسجد نبوی

۱- سب سے پہلے تمام گناہوں سے خلوص قلب کے ساتھ توبہ کرےاور حج وعمرہ کے لئے حلال مال کا انتخاب کرے۔

۲ - جھوٹ، غیبت، چغل خوری اور دوسروں کا مذاق اڑانے سے اپنی زبان کی حفاظت کرے۔

۳- حج اورعمرہ کے ذریعہ نیت اللہ کی رضا کا حصول اورآخرت کی تیاری ہو، مقصد ریا کاری، طلب شہرت اور فخر ونمائش نہ ہو۔

۴-مناسک حج اورعمرہ کا علم حاصل کرےاورمشکل مسائل کو دوسروں سے پوچھے۔

۵- حاجی جب میقات پر پہنچےتو اسے اختیار ہے کہ افراد، قران اورتمتع تینوں میں سے کسی کی نیت کرے،لیکن اگر کوئی شخص قربانی

کا جانور نہیں لاتا ہے تو اس کے لئے افضل حج تمتع ہے اور جو جانور لاتا ہے اس کے لئے افضل حج قران ہے۔

٦- اگر کسی بیماری یا خوف کی وجہ سے محرم کو ڈر ہو کہ وہ اپنا حج مکمل نہ کر پائے گا تو بہتر یہ ہے کہ نیت کرتے وقت ان الفاظ کا بھی اضافہ کرے: (ان حبسنی حابس فمحلی حیث حبستنی) یعنی (اے اللہ) تو مجھے جہاں روک دے وہیں حلال ہو جاؤں گا۔

٧- چھوٹے بچے اور چھوٹی بچی کا حج صحیح ہوگا لیکن بلوغت کے بعد فرض حج کی طرف سے کافی نہ ہوگا۔

٨- محرم نہا سکتا ہے، اپنا سر دھو سکتا ہے اور کھجلا سکتا ہے۔

٩- عورت اپنے چہرے پر دوپٹہ ڈال سکتی ہے اگر یہ ڈر ہو کہ لوگ اس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔

۱۰- بہت سی عورتیں دوپٹہ کے نیچے کوئی سخت چیز استعما کرتی ہیں تاکہ اسے چہرے سے دور رکھا جائے' شریعت میں اس کی کوئی اصلیت نہیں ہے۔

۱۱- محرم اپنے احرام کے کپڑے دھوسکتا ہے' ان کے بدلے دوسرے پہن سکتا ہے۔

۱۲- اگر محرم آدمی نے بھول کر یا نادانی میں سلا ہوا کپڑا پہن لیا' یا سر ڈھانک لیا یا خوشبو لگالیا تو اس پر کوئی جرمانہ نہیں۔

۱۳- حاجی خانہ کعبہ کے پاس پہنچتے ہی طواف شروع کرنے سے پہلے (اگر حج تمتع یا صرف عمرہ کی نیت ہے) تلبیہ بند کردے گا۔

۱۴- طواف کے پہلے تین چکروں میں تیز چلنا اور دائیں بغل کے نیچے سے چادر نکال کر مونڈھا کھلا رکھنا' صرف طواف قدوم میں

مشروع ہے اور صرف مردوں کے لئے۔

۱۵- اگر حاجی کو شک ہو جائے کہ اس نے طواف یا سعی کے تین چکر لگائے ہیں یا چار مثال کے طور پر تو صرف تین کا اعتبار کرے۔

۱۶- اگر اژدحام زیادہ بڑھ جائے تو زمزم اور مقام ابراہیم کے پیچھے سے طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ پوری مسجد طواف کی جگہ ہے۔

۱۷- عورت کے لئے یہ گناہ کی بات ہے کہ طواف کی حالت میں زینت وزیبائش، خوشبو اور بے پردگی کی حالت میں ہو۔

۱۸- اگر احرام کی نیت کے بعد عورت کو ماہواری شروع ہو جاتی ہے یا ولادت ہوتی ہے تو طہارت کے قبل بیت اللہ کا طواف کرنا اس کے لئے صحیح نہ ہوگا۔

۱۹- عورت کسی بھی کپڑے میں احرام کی نیت کرسکتی ہے شرط صرف یہ ہے کہ مردوں کے ساتھ مشابہت نہ اختیار کرے، بے پردگی اور زینت کے لئے غیر شرعی لباس نہ پہنے۔

۲۰- حج اور عمرہ کے علاوہ کسی بھی دوسری عبادت میں نیت کو الفاظ میں ادا کرنا بدعت ہے، اور بلند آواز میں ادا کرنا تو اور بھی برا ہے۔

۲۱- بالغ مسلمان کے لئے حرام ہے کہ بغیر احرام میقات سے آگے بڑھے (اگر اس نے حج یا عمرہ کی نیت کی ہے)

۲۲- جو حجاج کرام یا عمرہ کرنے والے ہوائی جہاز سے آتے ہیں ان کے لئے جہاز میں سوار ہونے سے پہلے احرام باندھنے کی تیاری کر لینی جائز ہے تاکہ جب میقات کے سامنے سے

گذریں تو احرام کی نیت کر لیں۔

٢٣- جس کسی کی قیام گاہ حدود میقات کے اندر ہو، وہ اپنی جگہ سے حج اور عمرہ کے احرام کی نیت کرے گا۔

٢٤-بعض لوگ حج کے بعد تنعیم یا جعرانہ سے بکثرت عمرے کرتے ہیں، حالانکہ اس کے جواز کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں۔

٢٥- حجاج کرام آٹھویں تاریخ کو مکہ مکرمہ میں اپنی اقامت گاہ سے ہی حج کا احرام باندھ لیں گے، میزاب کے پاس سے احرام ضروری نہیں جیسا کہ بہت سے لوگ کرتے ہیں۔

٢٦- نویں تاریخ کو منیٰ سے عرفات کے لئے روانگی طلوع آفتاب کے بعد افضل ہے۔

٢٧- غروب آفتاب کے قبل عرفہ سے واپسی جائز نہیں۔غروب

آفتاب کے بعد واپسی کے لئے روانگی پورے سکون واطمینان کے ساتھ ہونی چاہئے۔

۲۸- مزدلفہ پہنچنے کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھی جائیں گی، چاہے مغرب کا وقت باقی ہو یا عشاء کا وقت شروع ہو چکا ہو۔

۲۹-کنکریاں کہیں سے بھی لے سکتے ہیں، مزدلفہ سے لینی ضروری نہیں۔

۳۰-کنکریوں کو دھونا مستحب نہیں، اس لئے کہ اس کا ثبوت رسول اکرم ﷺ یا صحابہ کرام سے نہیں ملتا، ایسی کنکریاں استعمال کرنا صحیح نہیں جن سے پہلے رمی کی جا چکی ہو۔

۳۱- کمزور عورتیں اور بچے (اور جوان کے حکم میں ہوں) آخری

پہر رات میں منیٰ کے لئے روانہ ہوسکتے ہیں۔

۳۲- حاجی جب عید کے دن منیٰ پہنچے تو لبیک کہنا بند کردے اور جمرۃ العقبہ کی سات کنکریوں سے رمی کرے۔

۳۳- یہ ضروری نہیں کہ کنکریاں اپنی جگہ میں باقی رہیں بلکہ صرف شرط یہ ہے کہ اس کے حدود میں گریں۔

۳۴- قربانی کا وقت اہل علم کے صحیح قول کے مطابق ایام تشریق کے تیسرے دن غروب آفتاب تک ہے۔

۳۵-عید کے دن طواف زیارت حج کا رکن ہے جس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا لیکن ایام منیٰ کے بعد تک اس کی تاخیر جائز ہے۔

۳۶- حج افراد اور حج قران کرنے والے پر صرف ایک سعی واجب ہے اور یوم النحر تک احرام میں رہے گا۔

۳۷- حاجی کے لئے بہتر ہے کہ وہ قربانی کے دن کے کاموں میں ترتیب کا خیال رکھے، پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرے، پھر سر کے بال منڈوائے یا کٹوائے، پھر بیت اللہ کا طواف کرے، اس کے بعد سعی کرے، اگر ان کاموں میں تقدیم وتاخیر ہوجائے تو کوئی حرج نہیں۔

۳۸- وہ کام جن کو کرلینے کے بعد آدمی پورے طور پر حلال ہوجاتا ہے : (۱) جمرہ عقبہ کی رمی (۲) سر کے بال کٹوانا (۳) طواف زیارت اورسعی۔

۳۹- اگر حاجی منیٰ سے جلدی واپس آنا چاہتا ہے تو بارہ تاریخ کو غروب آفتاب سے قبل ہی منیٰ سے نکل جائے۔

۴۰- جو بچہ رمی نہ کرسکتا ہو اس کے بدلے اس کا ولی (اپنی رمی

کر لینے کے بعد) کرے گا۔

۴۱- اگر کوئی آدمی بیماری یا بڑھاپے یا کوئی عورت حمل کی وجہ سے رمی کرنے سے عاجز ہو تو کسی کو قائم مقام بنا دے۔

۴۲- وکیل یا نائب کے لئے یہ جائز ہے کہ ایک ہی وقت میں پہلے اپنی رمی کرے پھر اس کی جس کا وہ قائم مقام ہے۔

۴۳- اگر حاجی قارن یا متمتع ہے اور مکہ مکرمہ کا باشندہ نہیں ہے تو اس پر قربانی واجب ہے (ایک بکری یا گائے اور اونٹ کا ساتواں حصہ)

۴۴- اگر متمتع یا قارن کے پاس قربانی کے پیسے نہ ہوں تو تین دن حج کے ایام میں روزے رکھے اور سات روزے واپس گھر پہنچ جانے کے بعد۔

٤٥- بہتر ہے کہ یہ تینوں روزے عرفہ کے دن سے قبل ہی رکھ لئے جائیں تاکہ عرفہ کے دن روزے کی حالت میں نہ رہے، اگر پہلے نہ رکھ سکا ہوتو ایام تشریق میں رکھ لے۔

٤٦- مذکورہ تینوں روزے پے در پے اور الگ الگ بھی رکھے جاسکتے ہیں، اسی طرح باقی سات روزے بھی۔

٤٧- طواف وداع ہر حاجی پر واجب ہے سوائے حائضہ اور نفاس والی عورت کے۔

٤٨- مسجد نبوی کی زیارت مسنون ہے چاہے حج کے قبل ہو یا اس کے بعد۔

٤٩- زائر مسجد نبوی ﷺ پہلے مسجد میں کسی بھی جگہ دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرے اور بہتر یہ ہے کہ یہ دونوں رکعتیں روضہ شریف

میں ادا کرے۔

۵۰- زیارت قبر رسول ﷺ اور دوسری قبروں کی زیارت صرف مردوں کے لئے جائز ہے عورتوں کے لئے نہیں، لیکن اس شرط کے ساتھ کہ سفر قبر کی زیارت کی نیت سے نہ ہو۔

۵۱- حجرہ شریف کو چھونا، اس کو بوسہ دینا یا اس کا طواف کرنا بہت بری بدعت ہے جس کا ثبوت اسلاف کرام سے نہیں ملتا، اور اگر طواف کا مقصد رسول اللہ ﷺ کی قربت حاصل کرنی ہو تو یہ شرک اکبر ہے۔

۵۲- رسول اکرم ﷺ سے کسی طرح کا سوال کرنا شرک ہے۔

۵۳- رسول اکرم ﷺ کی زندگی قبر میں برزخی ہے، موت سے پہلے جیسی زندگی نہیں، اس کی حقیقت وکیفیت کا علم صرف اللہ ہی

کو ہے۔

۵۴ - بعض زائرین رسول اللہ ﷺ کی قبر کی طرف رخ کر کے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرتے ہیں، ایسا کرنا سراسر بدعت ہے۔

۵۵- زیارت قبر رسول ﷺ نہ واجب ہے اور نہ ہی حج کی تکمیل کے لئے شرط ہے جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔

۵٦- جن احادیث سے بعض لوگ صرف زیارت قبر رسول ﷺ کے لئے سفر کرنے کی مشروعیت پر استدلال کرتے ہیں یا تو وہ ضعیف ہیں یا موضوع۔